Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۰۱۰

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ سے آن کر رسولاً مقاماً محموداً

ہفت روزہ

الفضل

ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۱۲ محرم ۱۳۹۶ھ ؛ ۱۵ صلح ۱۳۵۵ھش ؛ ۱۵ جنوری ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں کے دُور ہونے اور اُن سے محفوظ رہنے کے دو ذرائع

اوّل استیلاءِ خوفِ الٰہی۔ دوم ذاتِ احدیت کے ساتھ محبّتِ ذاتی

"ایک گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں جیسے چوری کرنا، زنا، ڈاکہ وغیرہ موٹے موٹے گناہ ہیں دوسرے صغیرہ جو بلحاظ بشریت کے انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے مگر بشریت کے تقاضے سے بعض ناسزا امور اس سے سرزد ہو جاتے ہیں جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔ اسی طرح پر گناہ کے دُور ہونے کے بھی دو ذرائع ہیں۔ اوّل وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غلبۂ خوف کے سبب سے دُور ہو جاتے ہیں یعنی استیلاءِ خوفِ الٰہی بھی ایک ایسی شے ہے جو گناہوں کو دُور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے۔ پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اطلاع پانے کے بعد اس کی محبت بڑھتی ہے اور پھر اس محبت سے گناہ دُور ہوتے ہیں ان دونوں ذریعوں سے گناہ دُور ہوتے ہیں۔

ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ گناہ ان سے سرزد نہ ہو مگر وہ کچھ ایسے غفلت میں پڑ جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ گناہ ہو ہی جاتے ہیں لیکن یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ وہ شدّتِ خوف سے بچتا ہے جیسے میں نے کہا کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیویں تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہوگا۔ یہ احتیاط اور عجز اور خوف حاکم کے رُعب اور حکومت کا نتیجہ ہے لیکن یہی نتیجہ محبت سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ جب ایک شخص اپنے مُحسن کے سامنے جاتا ہے تو وہ اس کے احسان کو یاد کر کے خود بخود نرم اور محتاط ہو جاتا ہے اور ایک حیا اس کی آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے۔ مُحسن کے ساتھ محبت بڑھتی ہے جیسے کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کر دے تو وہ اس سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ پھر اس محبت کے تقاضے سے وہ اس کی خلاف ورزی اور خلافِ مرضی کرنا نہیں چاہتا۔ یہ فرمانبرداری اور اطاعت محبتِ ذاتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اِسی طرح پر انسان کو اگر خدا تعالیٰ کے احسانات کا علم ہو جو اس پر اس نے کئے ہیں تو وہ اس کی محبتِ ذاتی کی وجہ سے گناہوں سے بچے گا۔" (ملفوظات جلد چہارم ضمیمہ صفحہ ۳۱۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے، عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۵ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا: ٹانگ میں درد کی وجہ سے طبیعت بہت علیل ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ چند دنوں سے بعارضہ قلب بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ڈاکٹر رشید احمد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ کو ختم ہوگا

ان مخلصینِ جماعتِ احمدیہ کی یاد دہانی کے لئے جنہوں نے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم میں مالی قربانیوں کا وعدہ کر رکھا ہے التماس ہے کہ وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ھش (۲۹ فروری ۱۹۷۶ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک آپ کے وعدہ کا ۲/۱۵ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیرًا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مجالسِ انصار اللہ کو نیا سال مبارک ہو

مجالس انصار اللہ کو اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں نیا سال مبارک کرے۔ ان کا مالی سال یکم جنوری ۱۹۷۶ء سے شروع ہو چکا ہے۔ زعماءِ کرام کی خدمت میں ماہِ دسمبر ۱۹۷۵ء میں بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ بعض مجالس کی طرف سے سالانہ جلسہ کے موقع پر بجٹ فارم مکمل ہو کر وصول ہو چکے ہیں لیکن جن مجالس نے تاحال بجٹ فارم نہیں بھجوائے ازراہِ کرم جلد سے جلد مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد مال
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سعید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۵ر صلح ۱۳۵۵ھ ہش
۱۵ر جنوری ۱۹۷۶ء

ایک سنگین خطرہ اور اس کا سدِّباب

یہ امر سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ فی زمانہ دنیا بھر کے معاشروں میں فساد و بگاڑ کی جو عام کیفیت پائی جاتی ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اقوام و ملل اور ان کے افراد بُری طرح اخلاقی انحطاط کا شکار ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اخلاق کی پابندی کو کوئی بھی ضروری نہیں سمجھتا۔ جب اخلاق و آداب کی پابندی اُٹھ جاتی ہے اور بے راہ روی در آتی ہے تو اس کا نتیجہ معصیت نوازی اور فحاشی کی شکل میں ظاہر ہو کر رہتا ہے اور رفتہ رفتہ فحاشی اور معاصی کی اس قدر بہتات ہو جاتی ہے کہ یہ بُرائیاں ایک سیلاب کی صورت میں اُمڈ آتی ہیں اور پھر ظاہری کوششوں سے اُن کے آگے بند باندھنا ممکن نہیں رہتا۔ آج مغربی ملکوں کی بعینہٖ یہی حالت ہے۔ وہاں لوگ اس درجہ معاصی میں غرق ہیں کہ اس سیلابِ بلاخیز سے بچ نکلنا ان کے لئے قطعاً ناممکن نظر آ رہا ہے۔ اس صورتِ حال کا انتہائی افسوسناک پہلو یہ ہے کہ فحاشی اور معاصی کا یہ سیلاب بلاخیز اب پوری قوت کے ساتھ مغرب سے مشرق کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہے اور ایک مُلک کے بعد دوسرا مُلک اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم اس کی لپیٹ میں آتی جا رہی ہے اور دُکھ اس بات کا ہے کہ ہمارا اپنا ملک بھی اس سے محفوظ و مامون نہیں ہے۔ چنانچہ ماہنامہ "فکر و نظر" نے جو ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام شائع ہوتا ہے اپنے تازہ شمارہ میں اس بارہ میں بہت فکرمندی کا اظہار کیا ہے۔ وہ "عریانی اور فحاشی" کے زیرِ عنوان رقمطراز ہے:-

"مُلک میں بڑھتی ہوئی عُریانی اور فحاشی معاشرہ کے لئے ایک سنگین خطرہ بنتی جا رہی ہے۔ جو لوگ مُلکی اور قومی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں انہیں یہ صورتِ حال دیکھ کر بجا طور پر تشویش ہونی چاہیئے۔ حکومت کو بھی اس امر کا احساس ہے۔ یوں تو کسی بھی معاشرہ میں عریانی اور فحاشی کا بڑھنا اور پھیلنا اچھی علامت نہیں اس لئے کہ یہ اخلاقی انحطاط کی دلیل ہے۔ اور جب کسی معاشرہ میں اخلاقی انحطاط عام ہو جائے تو وہ معاشرہ تباہی کے کنارے پہنچ جاتا ہے لیکن پاکستان جیسے مُلک میں جہاں اجتماعی معاملات مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں اور معاشرہ کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کی ذمہ داری ہر فرد قبول کر چکا ہے عُریانی اور فحاشی کا فروغ قہرِ الٰہی کو دعوت دینے کا سبب بن سکتا ہے! اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے۔"

(ماہنامہ "فکر و نظر" اسلام آباد بابت جنوری ۱۹۷۶ء صفحہ ۵۳۹)

ماہنامہ مذکور نے مُلک میں عریانی اور فحاشی کے فروغ کا ذمہ دار ذرائع ابلاغ یعنی اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن، نیز سینما وغیرہ کو قرار دیا ہے اور ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ سب ادارے (دانستہ یا غیر ارادی طور پر) ایسا فحش مواد چھاپنے اور نشر کرتے یا ایسے عریاں اور حیا سوز مناظر ٹیلی کاسٹ کرتے اور دکھاتے ہیں کہ جن کا مضر اثر پڑنا ایک قدرتی امر ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ایسا مواد پڑھ کر اور ایسے مناظر دیکھ کر لوگوں کا اخلاق خاص کر خام فطرت نوجوانوں کا کردار خراب نہ ہو۔ ابلاغِ عامہ کے ذرائع اور ان سے بھی بڑھ کر فحش رسالوں اور ناولوں وغیرہ نے جو قیامت ڈھائی ہوئی ہے اور مغربی طرزِ معاشرت کی وجہ سے (جس میں مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط میں چنداں مضائقہ نہیں سمجھا جاتا) اس خرابی میں جس تیزرفتاری سے اضافہ ہو رہا ہے وہ تو ظاہر و باہر ہی ہے۔ ماہنامہ مذکور نے اس ضمن میں فساد و بگاڑ کے ایک اور انتہائی افسوسناک پہلو کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ پہلو اتنا تکلیف دہ اور اذیت ناک ہے کہ اس کے تصور سے بدن پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا اور وہ یہ ہے کہ مُلک کے اعلیٰ تعلیمی ادارے عریانی اور فحاشی کی تربیت گاہ بنتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اس انتہائی افسوسناک اور تکلیف دہ پہلو کا ذکر کرتے ہوئے وہ رقمطراز ہے:-

"عریانی اور فحاشی کے فروغ میں اعلیٰ سطح پر مخلوط تعلیم کے موجودہ نظام کو بھی بڑا دخل ہے جس میں طلباء اور طالبات کو بلا روک ٹوک باہم ملنے کے مواقع ملتے ہیں نہیں معلوم ہمارے ملک میں اس روش کو برقرار رکھنے پر اصرار کیوں ہے جبکہ اس کے نتائج کسی طور پر بھی اچھے نہیں نکل رہے۔ کردار کی خامی، دینی اور اخلاقی تعلیم کی کمی کے باعث ہمارے تعلیمی ادارے عریانی اور فحاشی کی تربیت گاہ بنتے جا رہے ہیں۔ مُلک سے عریانی اور فحاشی کے خاتمہ کے لئے ہمیں مخلوط تعلیم کے موجودہ سسٹم کی بھی اصلاح کرنی ہوگی۔ اس سسٹم نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پروان چڑھنے والی نوجوان نسل کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور اس نسل کا بھٹک جانا عظیم قومی سانحہ ہوگا۔" (ایضاً صفحہ ۵۴۱)

اعلیٰ تعلیمی اداروں کے عُریانی اور فحاشی کی تربیت گاہوں میں تبدیل ہونے کا امکان پیدا ہو جانا اس لئے بھی افسوسناک ہے کہ ان اداروں کے قیام کا واحد مقصد تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ یہ اسلامی اخلاق و آداب کے گہوارے ثابت ہوتے اگر یہی عُریانی اور فحاشی کی تربیت گاہ بننے لگیں تو ان پر وہی مثل صادق آئے گی کہ ع

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

جس علم اور جس طریقہ تعلیم سے خشیتِ الٰہی پیدا نہ ہو قرآن اسے علم اور حصولِ علم کا ذریعہ ہی تسلیم نہیں کرتا اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر آیت ۲۹)

اللہ کے بندوں میں سے صرف اہلِ علم ہی (صحیح معنوں میں) اُس سے ڈرتے ہیں۔

اب اگر مُلک کی تعلیمی درسگاہیں ہی حقیقی علم اور خشیتِ الٰہی سے یکسر عاری ہو کر عریانی اور فحاشی کی تربیت گاہیں بننے لگیں تو پھر باقی قوم کیوں نہ عریانی اور فحاشی میں غرق ہو۔ الغرض جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے مُلک میں عُریانی اور فحاشی کا فروغ حد درجہ افسوسناک ہے۔ یہ صورتِ حال پیدا ہی اس لئے ہوئی ہے کہ اسلامی اخلاق و آداب اور اسلام کی قائم کردہ حدود کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جب تک اسلامی اخلاق و آداب کو اختیار نہیں کیا جائیگا اور انہیں دستور العمل نہیں بنایا جائے گا اور اسلام کی قائم کردہ حدود کا احترام نہیں کیا جائیگا اُس وقت تک اصلاحِ احوال کی صورت پیدا نہ ہوگی بلکہ فساد و بگاڑ کی کیفیت روز بروز بڑھتی جائیگی۔ فحاشی کے فروغ کی وجہ سے پیدا ہونے والے سنگین خطرہ کا سدِّباب ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلامی اخلاق و آداب کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کا پورا پورا احترام۔

لیکن ایسا ہو کس طرح؟ کیا محض زبانی تلقین اور ترغیب سے ایسا ممکن ہو سکتا ہے؟ جب آوا کا آوا ہی بگڑ جائے اور تلقین کرنے والوں کی زبانوں میں اثر نہ رہے تو پھر اصلاحِ احوال کی کیا صورت ہو سکتی ہے یا ہوا کرتی ہے؟ یہ نہایت ہی اہم اور غور طلب سوال ہے اور ان کے صحیح جواب پر ہی فحاشی کے سیلابِ بلاخیز کو روکنے یا اس کے منجانب اللہ روک دیئے جانے کا انحصار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں اسلام کا ذرہ بھر بھی درد ہے قرآن مجید اور احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں ان سوالوں کا جواب تلاش کرے اور اصلاحِ احوال کے لئے جو آسمانی نظام خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہوا ہے اس کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کرے۔

جلسہ یہ ہمارا کیسا تھا؟

اے دیدۂ بینا یہ تو بتا جلسہ یہ ہمارا کیسا تھا؟
پنڈال میں قومی پرچم پر اُمید کا تارا کیسا تھا؟
وہ آگ جو دل میں جلتی ہے وہ آگ جو صیقل کرتی ہے
واں جس کے اُلاؤ روشن تھے اُس کا وہ نظارا کیسا تھا؟
مخلوقِ خدا کی خاطر جو تا صبح نے دعائیں مانگی تھیں
تکبیر کے نعرے کیسے تھے قرآں کا سہارا کیسا تھا؟
اُمڈ اُمڈ کے کہاں سے آئے تھے پروانوں کی حالت کیسی تھی؟
چہروں پہ بشاشت کیسی تھی اور نظم کا یارا کیسا تھا؟
اللہ کی عبادت کرنے واں لاکھوں ہی دیوانے آئے تھے
وہ وادیٔ دلبر کیسی تھی دریا کا کنارا کیسا تھا؟
ایماں کی حرارت کیسی تھی عرفان کی دولت کیسی تھی؟
قرآں سے عقیدت کیسی تھی مہدی کا دُلارا کیسا تھا؟
جب صَلِّ عَلیٰ کی آوازیں اُٹھتی تھیں ہر اک کوچے سے
بڑھ بڑھ کے فرشتے آتے تھے رحمت کا نظارا کیسا تھا؟

(فضل الرحمٰن نعیم ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دو نشان — کسوف و خسوف

آسماں بار و نشاں الوقت میگوید زمیں ۔ ایں دو شاہد از پئے تصدیق من ایستادہ اند

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

(۲)

حدیث میں کسوف و خسوف کا ذکر

اس نشان کو دار قطنی کی حدیث میں جسے امام محمد باقر نے روایت کیا ہے بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اور جس کے الفاظ یہ ہیں

ان لمہدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ

(دار قطنی)

یعنی ہمارے مہدی کی تائید و تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور یہ صداقت کے نشان جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کسی مدعی کے دور میں ظہور پذیر نہیں ہوتے۔ رمضان کے مہینے میں چاند کو اپنی گرہن کی تاریخوں یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ میں سے پہلی رات یعنی ۱۳ تاریخ کو گرہن لگے گا اور اسی مہینہ کے نصف آخر میں سورج کو اپنے گرہن کے دنوں یعنی ۲۷-۲۸-۲۹ میں سے درمیانی دن یعنی ۲۸ کو گرہن لگے گا۔

حضرات! بعض لوگوں نے اس حدیث کے الفاظ پر پوری طرح غور نہیں کیا اور غلط مفہوم نکالا جس کی وجہ سے وہ حقیقت کو نہ پا سکے اس لئے ضروری ہے کہ اس حدیث کے الفاظ کے غلط مفہوم کے مقابلہ میں صحیح مفہوم پیش کیا جائے تاکہ تقابل سے بات پوری طرح سمجھ میں آجائے۔ مولوی محمد علی صاحب مونگھیری نے اپنی کتاب شہادت آسمانی میں صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے۔

کوئی احمدی قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا کہ مذکورہ روایت میں کوئی لفظ ایسا ہے جس سے اشارۃً یا کنایۃً بھی ثابت ہوتا ہو کہ وہ مہدی دعوے بھی کرے گا۔ ۔ ۔ اور وہ مدعی نہایت زور سے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرے گا۔

مولوی محمد علی صاحب مونگھیری اور دوسرے مخالف لوگوں نے حدیث کے الفاظ ان لمہدینا پر غور نہیں کیا اور اپنی کتب میں اس کی حقیقت کو نظر انداز کر دیا۔ جس سے انہیں یہ غلطی لگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب انجام آتھم میں اس کی بابت تحریر فرماتے ہیں۔

ان لمہدینا کی تشریح

پیشگوئی کے صاف لفظ کہ ان لمہدینا ایتین یعنی ہمارے مہدی کے مصدق مؤید دو نشان ہیں (لمہدینا پس یہ لام جو انتفاء کے لئے آیا ہے صاف دلالت کرتا ہے کہ خسوف کسوف سے پہلے مہدی کا ظہور ضروری ہے اور نشان کسوف خسوف اس کے خروج کے بعد ہوا ہے اور اس کی تصدیق کے لئے ظاہر کیا گیا ہے اور نشانوں کے لئے ظاہر کرنے کے لئے سنت اللہ بھی یہی ہے کہ وہ سچے مدعی کے دعوے کی تصدیق کے لئے ہوتے ہیں بلکہ ایسے وقت میں ہوتے ہیں جب کہ اس مدعی کی تکذیب سرگرمی سے کی جائے ۔ ۔ ۔ آیت جس کا ترجمہ نشان ہے اصل میں ایواء سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں پناہ دینا سو آیت کے لفظ کا عین محل وہ ہے جب ایک مامور من اللہ کی تکذیب کی جائے اس کو جھوٹا ٹھہرایا جائے تب اس وقت اس بیکس کو خدا تعالیٰ اپنی پناہ میں لانے کے لئے جو کچھ خارق عادت امر ظاہر کرتا ہے اس امر کا نام آیت یعنی نشان ہے اس تحقیقات سے ثابت ہے کہ نشان کے لئے ضروری ہے کہ تکذیب کے بعد ظاہر ہو گویا اس کے سچے ہونے پر ایک نشانی لگا دی گئی لیکن یہ نشانی اس وقت نفع دیگی کہ جب تکذیب کے وقت ظاہر ہو۔

(ضمیمہ صفحہ ۵۰)

حضور کی اس تشریح سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے الفاظ ان لمہدینا ایتین میں سب سے پہلی بات ہی یہ بتائی گئی ہے کہ مہدی دعوے کرے گا۔ لوگ اس کو جھوٹا ٹھہرائیں گے۔ تب اسکے فائدہ کے لئے خدا دو نشان اسکی تائید میں ظاہر کرے گا اگر دعوے ہی نہ ہو تو نہ تکذیب کا سوال پیدا ہوتا ہے نہ نشان کی ضرورت

دوسرا فقرہ

حدیث میں دوسرا فقرہ لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ہے جس کا یہ مطلب لیا گیا ہے کہ یہ خسوف کسوف ہیئت کے معلوم و معروف طریق پر نہ ہوگا۔ بلکہ منجمین کے بتائے ہوئے طریق کے برخلاف ہوگا۔ تبھی وہ خرق عادت قرار پائے گا۔ لیکن یہ مفہوم ہرگز درست نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں:-

۱- "اس جگہ لم تکونا کا لفظ ایتین سے متعلق ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ دونوں نشان بجز مہدی کے پہلے اس سے اور کسی کو عطا نہیں کئے گئے پس اس جگہ یہ کہاں سے سمجھا گیا کہ یہ کسوف خسوف خارق عادت ہوگا بھلا اس میں وہ کون لفظ ہے جس سے خارق عادت سمجھا جائے اور جبکہ مطلوب صرف یہ بات تھی کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان میں ہونا کسی کے لئے اتفاق نہیں ہوا۔ صرف مہدی موعود کیلئے اتفاق ہوگا تو پھر کیا حاجت تھی کہ خدا تعالیٰ اپنے قدیم نظام کے برخلاف چاند گرہن پہلی رات میں جب کہ خود چاند کالعدم ہوتا ہے کرتا ۔ ۔ ۔ پیشگوئی کے لفظ صاف ہیں جن سے صریح ثابت ہوتا ہے کہ لم تکونا کے لفظ سے صرف یہ مطلب ہے کہ مہدی موعود کو ایک عزت دی جائے اور اس نشان کو اس کے لئے خاص کر دیا جائے۔ سو پیشگوئی کا بھی مفہوم یہی ہے کہ یہ نشان کسی دوسرے مدعی کو نہیں دیا گیا خواہ صادق ہو یا کاذب۔ صرف مہدی موعود کو دیا گیا ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۷ و ۴۸)

۲- "دار قطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا کیونکہ لم تکونا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دار قطنی میں ہے جس کے معنے ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے کبھی ظہور میں نہیں آیا تو لم یکونا مذکر کے صیغہ سے چاہیئے تھا نہ کہ لم تکونا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ایتین ہے یعنی دو نشان کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیئے اور یہ صرف اس صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو رمضان میں دار قطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے۔ وہ میری سچائی کا نشان ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۴ و ۳۱۵ حاشیہ)

۳- "اس حدیث میں کسوف خسوف کو بے نظیر نہیں ٹھہرایا گیا۔ بلکہ اس نسبت کو بے نظیر ٹھہرایا گیا ہے جو مہدی کے ساتھ اس کو واقع ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور تفسیر اس قول کی اس طرح ہے کہ ان لمہدینا ایتین لم تکونا لاحد منذ خلق السموٰت والارض۔ پس اس جگہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض تو یہ ہے کہ یہ دونوں نشان اس خصوصیت کے ساتھ مہدی کو دئے گئے ہیں پہلے اس سے کسی کو نہیں دئے گئے اور لم تکونا کا لفظ اینیت کی تشریح کرتا ہے کہ وہ مہدی کے ساتھ خاص کئے گئے ہیں۔ خسوف کسوف کی کوئی نرالی حالت بیان کرنا منظور نہیں بلکہ اس عبارت میں دونوں نشان کی مہدی کے ساتھ تخصیص منظور ہے۔ نہ یہ کہ خسوف کسوف کی کوئی نرالی حالت بیان کی جائے اور اگر نرالی حالت بیان کرنا منظور ہوتا تو عبارت یوں چاہیئے تھی کہ ینکسف القمر والشمس علی نہج ما انکسفا منذ خلق السموات والارض یعنی ایسے طور سے چاند اور سورج کا گرہن ہوگا کہ پہلے اس سے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ہیں ایسا خسوف کسوف کبھی نہیں ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۱)

تیسرا جملہ (۱۳)

حدیث کا تیسرا جملہ ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان ہے اس کا یہ مفہوم اخذ کیا گیا کہ چاند کو گرہن شب ہلال میں جو قمری مہینے کی پہلی تاریخ ہے ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مفہوم کو غلط قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"حدیث میں چاند گرہن میں قمر کا لفظ آیا ہے پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ ہلال کا لفظ آتا کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان میں سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ پس ایک ہوشیار کے لئے یہ ایک بدیہی قرینہ ہے کہ اس جگہ پہلی رات سے مہینہ کی پہلی رات مراد نہیں بلکہ چاند گرہن کی پہلی رات مراد ہے اگر مہینہ کی پہلی رات مراد ہوتی تو اس جگہ ہلال کا لفظ چاہیئے تھا نہ قمر کا۔ گویا یوں عبارت چاہیئے تھی کہ ینکسف الھلال لاول لیلۃ"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں ایک ہزار روپیہ کا انعام اس شخص کے لئے مقرر فرمایا ہے جو عربی زبان سے یہ مثال پیش کرے کہ قمر کا لفظ ھلال کے لئے بولا گیا ہے چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا۔

ان کنت فی شک فاجلب الی القاموس وتاج العروس والصحاح وکتاب ضخیم المسمی لسان العرب وجمیع کتب اللغۃ والادب واشعار الشعراء وقصائد النبغاء وذلک مما الف من امس الدابر والمروج انعاماً ان تثبت خلاف ذلک کلاماً"

اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح اور ایک بڑی کتاب مسمی لسان العرب ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعروں کے شعر اور قدماء کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھ کو دیں گے اگر تو اس کے برخلاف ثابت کر سکے

(صفحہ ۱۱)

آپ نے اسی کتاب نور الحق میں کتب حدیث سے ۹ حوالے درج کئے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قمری مہینہ کی پہلی رات کے لئے ہلال کا لفظ استعمال فرمایا اور کبھی ایک دفعہ بھی ہلال کے لئے قمر کا لفظ نہیں بولا پس اگر ہم زیر بحث حدیث میں قمر سے مراد شب ہلال لیں تو افصح العرب العرب فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حرف آتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے ہلال کے لئے قمر کا لفظ بول دیا جو سراسر غلط ہے لغت کی مشہور کتاب المنجد میں لکھا ہے وھو قمر بعد ثلاث لیال الی آخر الشھر اما قبل ذلک فھو ھلال یعنی چاند کو تین راتوں کے بعد آخر ماہ تک قمر کہا جاتا ہے اس سے قبل تین راتوں تک ھلال کہتے ہیں

صحیح مطلب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حدیث کے الفاظ ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان کی صحیح تفسیر یوں بیان فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

فالتاویل الصحیح والمعنی الصریح ان المراد من خسوف اول لیلۃ رمضان ان ینخسف القمر فی لیلۃ اولی من لیال ثلاث یکمل نور القمر فیھا وتعرف ایام البیض والحاجۃ الی البیان ومع ذالک اشارۃ الی ان القمر اذا خسف فی اللیلۃ القمراء الاولی ینخسف فی اول وقتھا لا بعد مرور زمان۔

پس تاویل صحیح اور معنی صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان میں ہوگا اس کے معنی یہ ہیں ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن لگے گا اور ایام بیض کو تو جانتا ہے اس کے بیان کی حاجت نہیں اور ساتھ اس کے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا نہ یہ کہ کچھ وقت گذر کر ہو۔

(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۱۳)

فن ہیئت اور چاند گرہن

۱۔ فن ہیئت کی کتب میں چاند گرہن کے لئے چاند کا مکمل ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ مسٹر آر۔ وربا اپنی کتاب STORY OF THE STARS میں لکھتے ہیں:۔

ECLIPSES OF THE MOON OCCUR WHEN THE EARTH PASSES DIRECTLY BETWEEN THE SUN AND THE MOON CAST ING A SHADOW ON THE LATTER. THESE OCCUR WHEN THE MOON PASSES THROUGH A NODE AT FULL MOON.

یعنی چاند گرہن اس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب وہ عقدتین راس و ذنب میں سے کسی عقدہ پر ہو اور سورج بالمقابل ہو تو زمین کے درمیان میں آجانے کی وجہ سے اس کا سایہ چاند پر پڑتا ہے اور وہ گرہن ہو جاتا ہے اور اس وقت چاند پورا ہو جاتا ہے۔

۲۔ علامہ صلاح الدین بیطار اپنی کتاب "الھدیٰ" میں لکھتے ہیں

ومن البدیھی ان الخسوف لا یقع الا فی زمن التقابل عند ما یکون القمر بدراً۔

یعنی یہ بدیہی بات ہے کہ چاند گرہن حالت تقابل میں ہوتا ہے گویا تینوں اجسام ایک خط مستقیم پر ہوتے ہیں اور چاند بدر ہوتا ہے

۳۔ علامہ ابن تیمیہ نے لکھا:۔

وکسوف الشمس انما یکون فی وقت استسرار القمر والقمر ان یکون لیالی الابدار الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر

یعنی سورج گرہن قمری مہینہ کی آخری تاریک راتوں کو ہوتا ہے اور چاند بدری راتوں یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو گرہن ہوتا ہے

اس ساری تحقیق سے روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ حدیث کے الفاظ واللیلۃ سے مراد چاند گرہن کی پہلی رات یعنی ۱۳ تاریخ ہے۔

۴۔ نواب صدیق حسن خانصاحب نے حجج الکرامہ صفحہ ۴۱۳ پر لکھا ہے:۔

"اہل نجوم کے نزدیک چاند گرہن سورج کے مقابل آنے سے ایک تمام حالت میں سوائے تیرھویں چودھویں اور پندرھویں اور اسی طرح سورج گرہن خاص شکل میں سوائے ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں کے کبھی نہیں لگتا"

(باقی)

دعائے نعم البدل

میرے ابوں جان محترم محمد حسین صاحب خادم معلم وقف جدید کی بچی مبشرہ صدیقہ عمر ایک ماہ ۲۸ جنوری کو فوت ہو گئی ہے

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(عبدالحمید مبشر خلیل آباد کالونی کوئٹہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر رپورٹ قیام گاہ مستورات

اللہ جل شانہٗ کے فضل و احسان سے امسال جلسہ سالانہ روایتی شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ مہمان یاتون من کل فج عمیق کے مصداق شرق و غرب اور دور و نزدیک سے تسبیح و تحمید کا ورد کرتے ہوئے گزشتہ سالوں کی نسبت کثیر تعداد میں آئے اور الٰہی جلسہ کی روحانی برکات سے متمتع ہوئے۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع ملا۔ الحمد للہ

قیام گاہ مستورات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

۱۔ قیام گاہ نصرت گرلز سکول۔

۲۔ قیام گاہ جامعہ نصرت۔

دونوں قیام گاہوں میں مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۵۳۵۱ تھی۔ گزشتہ سال مہمانوں کی تعداد ۲۵۴۵ تھی۔ اس طرح ۲۸۰۶ کا اضافہ ہوا۔

۲۲ر دسمبر کی صبح دس بجے تمام کارکنات کی حاضری لی گئی اور دفتر فاطمہ کھولا گیا۔ یہ دفتر ۲۲ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک چوبیس گھنٹے کھلا رہا۔ تمام شعبہ جات میں کام اسی دفتر کے تحت ہوتا رہا۔ حضرت دفتر فاطمہ مکرمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کھیں آپ علالت طبع کے باعث صرف ایک دن تشریف لا سکیں۔ آپ کی نائبات کے فرائض محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ دختر ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر اور مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم سید سعید احمد نے ادا کئے۔ انہوں نے بڑی محنت سے سب انتظامات کئے۔

نصرت گرلز سکول اور جامعہ نصرت کے ۷۴ کمروں اور برآمدوں کے علاوہ ..... جامعہ نصرت کی گراؤنڈ میں ۲۶ چھولداریوں میں مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا گیا۔

قیام گاہ مستورات میں کام کو مندرجہ ذیل شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔

شعبہ استقبال۔ شعبہ تقسیم کھانا۔ شعبہ آب رسانی۔ شعبہ صفائی۔ شعبہ طبی امداد۔ شعبہ سٹور و روشنی اور شعبہ خدمت خلق۔

نصرت گرلز سکول اور جامعہ نصرت کی حاضر کارکنات نے بڑے اخلاص، ذوق و شوق اور لگن سے کام کیا۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔

تمام شعبہ جات کے تحت ۲۲ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک کام ہوتا رہا۔ ۳۰ر دسمبر کو حضرت صدر صاحبہ مکرمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے کارکنات کے ہمراہ الوداعی دعا کرائی۔ آپ نے اچھا کام کرنے والی کارکنات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ دعا کے ساتھ سب انتظام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

ہم ناظم قیام گاہ مستورات مکرم محمد اسلم صاحب صابر اور مردانہ دفتر کے عہدیداران کے شکر گزار ہیں جن کے بہتر تعاون سے تمام کام باحسن سرانجام پائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ جزاء سے نوازے اور ہمیں بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نصیرہ صادقہ
رپورٹر قیام گاہ مستورات

جماعت احمدیہ سیرالیون کے نمائندگان کی تقاریر

۱۱ر جنوری سوا ایک بجے دوپہر جامعہ احمدیہ میں ایک پُر رونق اور دلچسپ تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مولوی نظام الدین صاحب مبلغ سیرالیون نے مہمان حضرات کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم الحاج ابوبکر کمارا پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سیرالیون نے

'Education in Sierra Leone'

"سیرالیون میں تعلیم" کے موضوع پر انگریزی میں نہایت دلچسپ تقریر کی۔

بعد ازاں الحاج محمد کمانڈا بونگے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیرالیون نے

'Ahmadiyyat in Sierra Leone'

"سیرالیون میں احمدیت" کے موضوع پر نہایت پُر جوش اور موثر خطاب کیا۔ آخر میں آں موصوف نے دعا کروائی اور یہ پُر وقار مجلس برخاست ہوئی۔

حافظ مظفر احمد
الامین للجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ

اشاعت اسلام کے لئے مخلصانہ پیشکش

فہرست معاونین خصوصی تحریک جدید

(قسط ۱۸)

(۱)	مکرم چوہدری محمود احمد صاحب	طارق آباد ضلع تھرپارکر	۱۰۲۰
(۲)	" " فضل دین صاحب	شریف آباد "	۱۰۰۵
(۳)	" " غلام قادر صاحب	" "	۱۱۰۰
(۴)	" " غلام رسول صاحب	" "	۱۰۰۰
(۵)	" " رحمت علی صاحب	" "	۱۰۰۵
(۶)	" " محمود احمد صاحب	" "	۱۰۰۰
(۷)	" احسان اللہ صاحب آرڈھتی	نبی سر روڈ	۲۰۰۵
(۸)	" شکیم احمد صاحب شنگلی۔ محمد لطیف صاحب شنگلی		۱۰۰۰
(۹)	" مرزا خان صاحب	کرمی پاک	۱۰۰۰
(۱۰)	" میجر صفی اللہ صاحب	ڈیرہ غازی خان شہر	۱۰۰۰
(۱۱)	" چوہدری سلطان احمد صاحب	تھرپارکر ضلع سنگھڑ	۱۰۰۰
(۱۲)	" ڈاکٹر پیر فضل الرحمن صاحب		۱۰۰۰
(۱۳)	" چوہدری عبدالغنی صاحب چک ۲۴		۱۲۰۵
(۱۴)	" ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب	ساہی وال شہر	۱۰۱۸
(۱۵)	" چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ		۱۰۱۹

وکیل المال اوّل تحریک جدید

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو کمر میں شدید درد ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل شفا عطا فرمائے اور خدمت سلسلہ کی بہترین رنگ میں توفیق بخشے۔ آمین

(عبداللطیف اکونٹنٹ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۲۔ مکرم برادرم سید محمد سعید سلیم صاحب بریلوی اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور فرزند عزیزم ندیم احمد کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

(سید احمد علی۔ مربی جماعت احمدیہ شہر گوجرانوالہ)

۳۔ میں ان دنوں درد گردہ میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد زاہد۔ حلقہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

۴۔ خاکسار کے والد ملک ممتاز احمد صاحب اچانک بیمار ہو گئے ہیں۔ اب کچھ افاقہ ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک محمود احمد سعید۔ کالونی جوئیا نوالہ بجلی ضلع شیخوپورہ)

۵۔ میری اہلیہ فاطمہ بیگم کئی روز سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحمان میڈیکل پریکٹیشنر
کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ

نرینہ اولاد گولیاں
مکمل کورس تیس روپے
ملنے کا پتہ
مشہور دواخانہ
(حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون ۴۸۴۴

سید جنود اللہ ترمذی
ڈینٹل کلینک
بلاک نمبر ۱۲ سرگودھا
فون ۳۷۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون انتقال فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی

نہایت غم اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم اور واقفِ زندگی محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بار ایٹ لاء وکیل القانون تحریکِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ تین ہفتہ تک بعارضہ نمونیا بیمار رہنے کے بعد ۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۳ صلح ۱۳۵۵ہش (۱۳ جنوری ۱۹۷۶ء) بروز منگل ۲ بجے سہ پہر سیالکوٹ میں وفات پاکر محبوبِ حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ اسی دن شب کو ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز ۱۴ جنوری کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے محترم چوہدری صاحب مرحوم کے بیٹوں اور دیگر عزیزوں سے اظہارِ تعزیت فرمایا۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی ربوہ لے جایا گیا اور بوجہ موصی ہونے کے وہاں پر تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت قدیم اور مخلص صحابی حضرت چوہدری محمد الدین صاحب واصلباقی نویس رضی اللہ عنہ (آف کھاریاں ضلع گجرات) کے فرزند اور محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب اور محترم چوہدری غلام حسین صاحب سابق مبلغ امریکہ کے بھائی تھے۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان قادیان میں پاس کیا۔ بعد ازاں ایل ایل بی تک اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کے عہدے پر مامور ہوئے۔ شروع سے ہی اپنے دیگر بھائیوں کی طرح اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف سمجھتے تھے۔ بارہ سال تک سرکاری ملازمت کرنے کے بعد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منشاءِ مبارک پر ملازمت سے مستعفی ہوکر اپنی بقیہ زندگی کلیۃً خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی۔ پہلے نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے وہاں پر محنتِ شاقہ کے ساتھ بیرسٹری کا اڑھائی سالہ کورس ڈیڑھ سال میں کامیابی کے ساتھ کرنے کے بعد واپس آئے۔ پہلے صدر انجمن احمدیہ و تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کے مشیر قانونی کی حیثیت سے خدمات بجالائے بعد ازاں وکیل القانون تحریکِ جدید کے عہدے پر فائز ہوئے اور آخر دم تک نہایت جانفشانی، اخلاص اور محنت کے ساتھ سلسلہ کی قانونی خدمات سرانجام دیتے رہے اور طبیعت کی کمزوری اور مختلف عوارض کو کبھی خدمتِ سلسلہ میں حارج نہ ہونے دیا اور اس طرح صحیح معنوں میں اپنی زندگی دین کی راہ میں وقف رکھی۔

گذشتہ دسمبر میں متواتر سفروں پر رہنے کے بعد آپ بعارضہ نمونیا بیمار ہوگئے۔ علاج معالجہ کے بعد قدرے افاقہ محسوس ہونے پر آپ مزید علاج کے لئے اپنے داماد مکرم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے ہاں سیالکوٹ تشریف لے گئے وہاں پر بھی بظاہر حالت روبہ صحت معلوم ہوتی تھی لیکن اچانک حالت بگڑ گئی اور آپ وفات پاگئے۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم نے تین بیٹیاں اور تین بیٹے اپنی یادگار چھوڑے۔ دو سال قبل آپ کو اپنی جواں سال اور قابل بیٹی ڈاکٹر حلیمہ مرتضیٰ کی وفات کا صدمہ دیکھنا پڑا جس کا آپ کی صحت پر بہت اثر پڑا۔ تین بیٹیوں میں سے دو شادی شدہ ہیں۔ آپ کے فرزندوں میں سے مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ربوہ میں میڈیکل پریکٹیشنر ہیں۔ دوسرے فرزند مکرم لطیف احمد صاحب ایم۔اے سیرالیون کے ایک احمدیہ سیکنڈری سکول میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ تیسرے فرزند مکرم رفیق احمد صاحب ایم بی اے کراچی کے ایک بنک میں ملازم ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم محمد الیاس صاحب چیمہ لندن میں مقیم ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، فرزندان، دختران، برادران اور دیگر تمام اعزا و اقربا کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں میرے بیٹے کیپٹن طاہر احمد کے نکاح کا اعلان لیڈی ڈاکٹر جاویدہ مبارکہ بنت مکرم میاں محمد یونس صاحب جنجوعہ آف راولپنڈی سے پچیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(چوہدری) غلام حسین محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

لجنات اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہوگئی ہے جو لجنہ جلسہ پر لے کر نہ گئی ہو وہ اب منگوالے۔ ہر لجنہ اماء اللہ کے پاس سالانہ رپورٹ کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح انگریزی جاننے والی بچیوں اور خواتین کے لئے احمدیت کی تاریخ پر ایک مختصر کتاب انگریزی زبان میں شائع کی گئی ہے۔ قیمت پانچ روپے ہے بہنیں منگوالیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تصحیح

افسوس ہے کہ جلسہ سالانہ خواتین کی رپورٹ میں محترمہ مرضیہ درد عاطف صاحبہ کا نام درج ہونے سے رہ گیا ان کی تقریر "ذکرِ الٰہی" کے موضوع پر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء کے پہلے اجلاس میں ہوئی تھی۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔

(نعیمہ سلہری رپورٹر جلسہ سالانہ خواتین)

چندہ تحریکِ جدید کے لئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

(قسط نمبر ۱۱)

۱	مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب۔ گوجرخاں ضلع راولپنڈی		۱۰۶۷/-
۲	" ارباب عبدالاکبر صاحب۔ پشاور		۱۰۰۰/-
۳	" خان رشید احمد خان صاحب	"	۱۰۰۰/-
۴	" منصور احمد خان صاحب	"	۱۰۰۰/-
۵	محترمہ ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ	"	۱۰۰۰/- نقد
۶	مکرم خیر البشر صاحب مع اہل و عیال	"	۲۰۰۰/-
۷	" چوہدری جمیل احمد صاحب ناصر سرائے عالمگیر ضلع گجرات		۱۲۵۰/-
۸	" سید حمید احمد صاحب	اسلام آباد	۱۰۰۰/-
۹	" ملک محمد جاوید یامین یونس صاحب	"	۲۰۰۰/-
۱۰	" مبارک احمد صاحب ہاشمی	"	۱۱۵۰/-
۱۱	" سید حسنات احمد صاحب	"	۱۰۰۰/-
۱۲	" محمد افضل صاحب طاہر	"	۱۰۰۰/-

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

گمشدہ سوٹ کیس

ایک دوست نے جو جلسہ سالانہ سے واپسی پر ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو بذریعہ مارٹی انڈس واپس تشریف لے جا رہے تھے شاہدرہ سے گاڑی تبدیل کی اور اپنا سوٹ کیس (مقفل) گاڑی میں ہی بھول گئے جس میں مردانہ اور زنانہ ملبوسات وغیرہ تھے۔

اگر مذکورہ بالا سوٹ کیس کسی دوست کو ملا ہو یا اُن کو اس بارہ میں علم ہو تو براہِ مہربانی دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر ضیافت)

ھُوَ الشَّافِی
حیوانات کی امراض کے لئے اکسیر
مجرب اکسیرات کا رسالہ
مفت منگوائیے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴